70 ہزار جادوگر

صفحات 17

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 141 تا 158 سے لیا گیا ہے۔

70 ہزار جادوگر

دُعائے عطّار

یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ''70 ہزار جادوگر'' پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی آل کو ہمیشہ جادو اور شریر جنات کے اثرات سے محفوظ فرما۔ اٰمین

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَماز کے بعد حمد و ثنا اور **دُرُود شریف** پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ، قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔'' (سُنَنُ النَّسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتِراض کے بارے میں سُوال جواب

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتِراض کرنا کیسا؟

سُوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتِراض کرنا کیسا؟

جواب: قَطعی کُفر ہے اور مُعتَرِض کافر و مُرتَد۔

اللہ پر اعتِراض کرنا کیوں کُفر ہے؟

سُوال: یہ بھی وضاحت کر دیجئے کہ آخر اعتِراض کرنا کیوں کُفر ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** سے بچنے کا شریعت میں حکم ہے اور ہر مسلمان کا حکمِ شریعت کے آگے سرِ تسلیم خم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ خالق و مالک ہے، اُسی عَزَّوَجَلَّ کے پیدا کردہ بندے کا اُس عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کرنا اُس عَزَّوَجَلَّ کی شدید ترین توہین ہے۔ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر **اعتراض** کی اجازت دیدی جائے تو پھر جس کی سمجھ میں جو کچھ آئے گا وہ کہتا پھرے گا کہ مَثَلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فُلاں کام کیوں کیا؟ فُلاں کام کیوں نہیں کیا؟ اِس کو یوں نہیں اور یوں کرنا چاہئے تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر عَقلاً بھی دیکھا جائے تو **اعتراض** کرنا غلط ہی ہے کیوں کہ **اعتراض** اُس پر قائم ہوتا ہے جس میں کوئی خامی ہو یا جو غلطیاں یا غَلَط فیصلے وغیرہ کرتا ہو جبکہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ سِتُودہ صِفات ہر طرح کی خامی و خطا سے پاک ہے۔ ہاں یہ بات جُدا ہے کہ ناقِصُ الْعقل بندہ بعض باتوں کی مصلحتیں نہ سمجھ پائے۔ بَہَر حال مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو مَبنی بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ آئے۔ زبان پر آنا کُجا دل میں بھی **اعتراض** کو جگہ نہ دے۔ اِس

ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ شریف** جلد 29 میں موجود ایک تفصیلی فتوے سے سُرخیوں اور اپنی بِساط بھر تَسہِیل (1) (تَس۔ہِیل) کے ساتھ اقتِباس پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں "**اعتِراض کرنا کیوں کُفر ہے؟**" اس کا جواب اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہُت اچّھی طرح سمجھ میں آجائے گا چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

ستّر ہزار جادوگر سجدہ میں گر گئے!

"اِبنِ جَرِیر" نے حضرت اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کیا کہ جب

(1) سہل کرنا، آسان کرنا۔

سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو **مولیٰ** عَزَّوَجَلَّ نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام چلے تو ندا ہوئی، مگر اے **موسیٰ!** فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علَماءِ ملائکہ عُظام عَلَیْہِمُ السَّلام نے کہا: اے **موسیٰ!** آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے، یہ وہ راز ہے کہ باوصفِ کوشش (یعنی کوشش کے باوُجود) آج تک ہم پر بھی نہ کُھلا۔

اور آخر نَفعِ بِعثَت (یعنی رسول کے بھیجنے کا فائدہ) سب نے دیکھ لیا کہ دشمنانِ خدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی) غلامی اختِیار کر کے عذاب سے نَجات پائی۔ ایک جلسے میں **ستّر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے** اور ایک زَبان بولے:

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ہم ایمان لائے جہان کے رب پر، جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا۔

(پ ۹ الاعراف ۱۲۱، ۱۲۲)

درسِ عطّار: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! انبیائے

کرام عَلَیہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام معصوم ہوتے ہیں وہ ہرگز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دل میں خیال آنا معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بربِنائے اعتراض نہیں حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا، اور آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حکمت کانوں سے سنانے بتانے کے بجائے آنکھوں سے دکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چُونکہ شَقِیِّ اَزَلی (یعنی ہمیشہ کیلئے بد بخت) تھا اس لئے ایمان نہ لایا مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اُس اَزَلی کافِر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کیلئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70 ہزار جادوگر ایمان لے آئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن مزید فرماتے ہیں: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ قادِر تھا اور ہے کہ بے کِسی نبی (اور آسمانی) کتاب کے تمام جہان کو ایک آن میں ہدایت (عنایت) فرمادے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ (پ۷ الانعام ۳۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ (عزوجل) چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن۔

اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی

مگر اس نے دنیا کو عالمِ اسباب بنایا اور ہر نعمت میں اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق مُختَلف حصّہ رکھا ہے۔ وہ چاہتا تو انسان وغیرہ جانداروں کو بھوک ہی نہ لگتی، یا بھوکے ہوتے تو کسی کا صرف نام پاک لینے سے، کسی کا ہوا سونگھنے سے پیٹ بھرتا۔ زمین جوتنے (یعنی ہل چلانے) سے روٹی پکانے تک جو سخت مَشَقَّتیں پڑتی ہیں کسی کو نہ ہوتیں۔ مگر اُس (عَزَّوَجَلَّ) نے یونہی چاہا اور اس میں بھی بے شمار اختِلاف (فرق) رکھا۔ کسی کو اتنا دیا کہ لاکھوں پیٹ اس کے دَر سے پلتے ہیں اور کسی پر اس کے اَہل وعِیال کے ساتھ تین تین فاقے گزرتے ہیں۔ غرض ہر چیز میں،

اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

(پ ۲۵ الزخرف ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔

کی نَیرنگیاں ہیں۔ (مگر) احمق بدعقل، یا اَجْہَلِ بددین (یعنی سخت جاہل گمراہ) وہ اس کی ناموس (بارگاہِ عظمت) میں چون وچرا کرے کہ ''یوں کیوں کیا، یوں کیوں نہ کیا؟'' سنتا ہے! اس کی شان ہے:

یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ

(پ ۱۳ ابرھیم ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) جو چاہے کرے۔

اس کی شان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ ①

(پ 6 المائدہ، ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) حکم فرماتا ہے جو چاہے۔

اس کی شان ہے:

لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْـَٔلُوْنَ ㉓

(پ ۱۷ الانبیاء ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔

ہزاروں اینٹوں کی تقسیم کی بہترین مثال

زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں، پانسو(500) مسجِد میں لگائیں، پانسو پاخانہ کی زمین اورقدَمچوں (1) میں۔ کیا اس سے کوئی اُلجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی، ایک مٹّی سے بنی ہوئی، ایک آوے (بھٹّی) سے پکی ہوئی، ایک روپے کی مَول لی (یعنی خریدی) ہوئی ہزار اینٹیں تھیں، اُن پانسو میں کیا خوبی تھی کہ مسجِد میں صَرف (استعمال) کیں؟ اور ان میں کیا عیب تھا کہ جائے نَجاست (نَجاست خانے) میں رکھیں۔ اگر کوئی اَحمق اس (اپنے پلّے سے اینٹیں خرید کر لگانے والے) سے پوچھے تو وہ یِہی کہے گا کہ میری مِلک تھیں میں نے جو چاہا کیا۔

بادشاہ سے اُلجھنے والے فقیر کو کوئی عقلمند نہیں کہتا

جب مجازی (غیر حقیقی) جھوٹی مِلک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچّی مِلک کا کیا پوچھنا! ہمارا اور ہماری جان و مال اور تمام جہان کا وہ ایک اکیلا

---

(1) W.C. یا کھڈّی کے پائے۔ جس پر پاؤں رکھ کر قضائے حاجت کیلئے بیٹھتے ہیں۔

پاک نرالا سچّا مالِک ہے۔ اس کے کام، اس کے اَحکام میں کسی کو مجالِ دَم زَدَن (دم مارنے کی جرأت) کیا معنیٰ! کیا کوئی اس کا ہَمسر (ہم پلّہ) یا اس پر افسر ہے جو اس سے ''کیوں اور کیا'' کہے! مالِک علَی الِاطلاق (یعنی مالکِ مطلق، ہر کام کا مالِک ومختار) ہے، بے اِشتِراک ہے (شرکت سے پاک)، جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے گا۔ ذلیل فقیر بے حیثیت حقیر اگر بادشاہِ جبّار سے اُلجھے تو اس کا سر کھجایا ہے، شامت نے گھیرا ہے۔ اس (بادشاہ سے الجھنے والے) سے ہر عاقِل (یعنی عقلمند) یہی کہے گا: اَو بد عقل بے ادب! اپنی حد پر رہ۔ جب یقیناً معلوم ہے کہ بادشاہ کمالِ عادِل اور جمیعِ کمالِ صِفات میں یکتا و کامل ہے تو تجھے اس کے احکام میں دَخل دینے کی کیا مجال! ؎

گدائے خاک نشینی تو حافِظا مخروش نِظامِ مملکتِ خُویش خُسرواں دانَند (1)

(تو خاک نشین گداگر ہے اے حافِظ! شور مت کر، اپنی سلطنت کے نظام کو بادشاہ جانتے ہیں)

مدینہ

(1) دیوانِ حافظ ص ۲۵۸

سیٹھ تو دانا نوکر پر بھی اعتِراض نہیں کیا کرتا

افسوس! کہ دُنیوی، مَجازی (غیر حقیقی) جھوٹے بادشاہوں کی نسبت تو آدمی کو یہ خیال ہو اور مَلِکُ الْمُلُوک (بادشاہوں کا بادشاہ) بادشاہِ حقیقی جَلَّ جَلالُہٗ کے اَحکام میں رائے زَنی کرے۔ سلاطین تو سلاطین اپنا برابر زی بلکہ اپنے سے بھی کم رُتبہ شخص بلکہ اپنا نوکر یا غلام (بھی) جب کسی صِفَت کا استاد ماہر ہو اور خود یہ شخص (یعنی اُس نوکر کا سیٹھ اگر) اس سے آگاہ نہیں تو اس کے اکثر کاموں کو ہرگز نہ سمجھ سکے گا (کہ) یہ سیٹھ اُتنا اِدراک (شُعُور) ہی نہیں رکھتا۔ مگر عقل سے حصّہ ہے تو (سیٹھ ہونے کے باوُجُود) اُس (نوکر) پر مُعتَرِض بھی نہ ہو گا۔ جان لے گا کہ یہ اس کام کا استاد و حکیم ہے، میرا خیال وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ غَرَض اپنی فہم (عقل) کو قاصِر (ناقص) جانے گا نہ کہ اُس (نوکر) کی حکمت کو۔ پھر ربُّ الْاَرْباب، حکیمِ حقیقی، عَالِمُ السِّرِّ وَ الْخَفِی عَزَّ جَلالُہٗ کے اَسرار (یعنی بھیدوں) میں خَوض (غور) کرنا اور جو سمجھ میں نہ آئے اُس پر مُعتَرِض ہونا اگر بے دینی نہیں (تو) جُنون (یعنی پاگل پن) ہے اگر جُنون نہیں (تو) بے

دینی ہے۔وَالعِیاذُ بِاللّٰہ ربِّ العٰلمین ۔(اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے)

''مِقناطیس قطب تارہ کی طرف کیوں!'' یہ اعتِراض کوئی بھی نہیں کرتا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: اے **عزیز!** کسی بات کو حق جاننے کیلئے اس کی حقیقت جاننی لازِم نہیں ہوتی، دنیا جانتی ہے کہ **مِقناطیس** لوہے کو کھینچتا ہے اور مِقناطیسی قوّت دیا ہوا لوہا **ستارۂ قُطب** کی طرف توجُّہ کرتا ہے۔ (یعنی مِقناطیس کی خاصیّت یہ ہے کہ اُس کا رُخ قُطب تارہ کی طرف ہی رہتا ہے) مگر اس کی حقیقت و کُنہ (تہ) کوئی نہیں بتا سکتا کہ اِس خاکی (زمینی) لوہے اور اُس افلاکی (آسمانی) ستارے میں کہ یہاں سے **کروڑوں میل دُور** ہے باہم کیا اُلفت؟ اور کیونکر اُسے اس کی جِہَت (یعنی سَمت) کا شُعُور (سمجھ) ہے؟ اور ایک یہی نہیں عالم میں **ہزاروں ایسے عجائب** ہیں کہ بڑے بڑے فَلاسفہ خاک چھان کر مر گئے اور اُن کی کُنہ (یعنی تہ) نہ پائی۔۔۔ پھر اس (نہ جاننے) سے اُن باتوں (یعنی اُن ہزاروں

عجائبات) کا اِنکار نہیں ہوسکتا۔ آدمی اپنی جان ہی کو (یعنی اپنے ہی بارے میں) بتائے (کہ) وہ کیا شے ہے جسے یہ ''میں'' کہتا ہے، اور کیا چیز جب نکل جاتی ہے تو مِٹّی کا ڈھیر بے حِس وحرکت رہ جاتا ہے! (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص۲۹۳ تا ۲۹۶)

''اللہ نے میری قسمت اچّھی نہیں بنائی'' کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی یوں کہے: ''میں بہت پریشان ہوں، پتا نہیں، کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے، جس کی مجھ کو سزا مِل رہی ہے! میں نے دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے بالکل خوش نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قِسمت ابھی تک تو ذرا بھی اچّھی نہیں بنائی۔'' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ جُملہ کہ ''پتا نہیں، کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مِل رہی ہے'' بہت بُرا ہے ایسا ہرگز نہ کہا جائے کیونکہ ہم گُناہوں سے معصوم نہیں، ہم تو خطاؤں میں سرتاپا ڈوبے ہوئے ہیں۔ گُناہوں سے **مَعْصُوم** صِرف اَنبِیاء وفرِشتے علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ مَدَنی مشورہ ہے، **فَیضانِ سنّت** (جلد اوّل) صَفحہ 1032 تا 1042

کا مُطالَعہ فرما لیجئے۔اور دوسرا جُملہ کہ ''میں نے دیکھا .... (اِلَخ)۔اس میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے جو کہ **کُفر** ہے۔اور **اعتِراض** ہی مقصود ہو تو **صریح کُفر** ہے۔

''اللہ نے میرے نصیب میں پریشانی کیوں رکھی ہے'' کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ تعالٰی نے آخر میرے ہی نصیب میں اتنی پریشانی کیوں رکھی ہے؟ یہ جُملہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس جُملے میں **اللہ** تعالٰی پر **اعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے جو کہ **کُفر** ہے۔ اور **اعتِراض** ہی مقصود ہو تو **صریح کُفر** ہے۔

شہوت پرستی بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان کو قابو میں رکھنا بے حد ضَروری ہے، کہیں زَبان کی بے احتیاطی ہمیشہ کیلئے **دوزخ** میں نہ جھونک دے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ گناہوں سے بچاتے رَہنا چاہئے کہ گناہوں کی نُحُوست سے ایمان برباد ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ **یاد رکھئے!** شہوَت پرستی بھی **بُرے خاتِمے** کا ایک سبب ہے لِہٰذا جن

کو غیر عورتوں کے خیالات تنگ کریں یا **اَمرَدِ حسین** (یعنی پُر کشِش لڑکے) سے شَہوَت کے باوُجود دوستی، نزدیکی یا اُن کو لذَّت کے ساتھ دیکھنے، لپٹا لینے، مذاق مَسخری و کھینچا تانی کرنے، گلے میں ہاتھ ڈالنے کی خواہش ہو وہ اس حِکایت کو پڑھ لیا کریں یا ذِہن میں دوہرا لیا کریں:

دو اَمرَد پسند مؤذِنوں کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 472 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**بیاناتِ عطّاریہ حصّہ دُوُم**" صَفحہ 123 تا 127 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا عبدالله بن احمد **مُؤَذِّن** رحمۃ الله تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ **ایک شخص** پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لِپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: "**یا الله** عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔" میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے **دو بھائی** تھے، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجِد میں بلا مُعاوَضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا

تو اُس نے **قراٰنِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تا کہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر **قراٰن شریف** ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: "تم سب گواہ ہوجاؤ کہ میں قراٰن کے تمام اِعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور **نَصرانی** (کرسچین) مذہب اختِیار کرتا ہوں۔" پھر وہ مرگیا۔ اس کے بعد دوسرے **بھائی** نے **تیس برس** تک **مسجِد** میں فی سبیلِ اللہ عَزَّوَجَلَّ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخِری وَقت **نَصرانی** (یعنی کرسچین) ہونے کا اِقرار کیا اور مرگیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فِکر مند ہوں اور ہر وقت **خاتمہ بِالخیر** کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ **حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن احمد مُؤَذِّن** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا، کہ تمہارے **دونوں بھائی** آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا، "**وہ غیر عورَتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمردوں** (یعنی بے ریش لڑکوں) **کو** (شَہوت سے) **دیکھتے تھے۔**" (الرّوضُ الفائق ص ۱۷)

رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غضب ہوگیا! کیا اب بھی غیر عورَتوں

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورَتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، مُمانی (کہ یہ بھی شرعاً سب غیر عورتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچائیں گے؟ اِسی طرح چچازاد، تایا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ **نامحرم پیر اور مُریدنی** کا بھی پردہ ہے۔ مُریدَنی اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

اَمْرَد کو شَہوت سے دیکھنا حرام ہے

خبردار! اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکا) **تو آگ ہے آگ! شہوت کے باوُجُود اَمْـرَد** (خوبصورت لڑکے) **کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے گلے میں ہاتھ ڈالنا اس کے ساتھ مذاق مسخری، آپس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔** **اَمْرَد** (خوبصورت لڑکے) سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے اگرچِہ اُس بے چارے کا کوئی قُصور نہیں، **اَمْرَد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمْرَد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بٹھائیے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی **تَپِش** ہر صورت میں پہنچے گی۔ شہوَت نہ ہو جب بھی **اَمْرَد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فتنہ (یعنی فِتنے کی جگہ) ہے، اور شَہوت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا بلکہ **فُقَہائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: **اَمْرَد کی طرف**

شَہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸، تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۵۹) اُس کے بدن کے ہر حِصّے حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچائیے۔ اُس کے تصوُّر سے اگر شَہوت آتی ہو تو اس سے بھی بچئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شَہوت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجئے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اس کے والد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شَہوت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

اَمرَد کے ساتھ 70 شیطان

اَمْرَد (خوبصورت لڑکے) کے ذَرِیعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار و مکّار کے تباہ کارروار سے خبردار کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے، **عورت کے ساتھ دو[۲] شیطان ہوتے ہیں اور اَمرَد کے ساتھ ستّر۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۱)

بہر حال **اَجْنَبِیّہ عورت** (یعنی جس سے شادی جائز ہو) اُس سے اور **اَمْرَد** (یعنی حسین لڑکے) سے اپنی آنکھوں اور اپنے وُجُود کو دور رکھنا سخت ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے اُن دو بھائیوں کی اَموات کے تشویشناک مُعامَلات پڑھے جو بظاہر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ مختصر رسالہ **قومِ لوط کی تباہ کاریاں** پڑھ لیجئے۔

نفسِ بے لگام تو گُناہوں پہ اُکساتا ہے تو بہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِرشادِ حضرت سیدنا یحییٰ بن ابو کثیر رحمۃ اللہ علیہ:

چُغل خور ایک لمحے میں جتنا فساد مچا دیتا ہے جادوگر اُتنا فساد ایک مہینے میں نہیں کرسکتا۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/82، رقم: 3258)

978-969-722-139-4

01082101

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net